بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ

سالانہ	۲۲ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲½ ″
فی پرچہ	۱ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد | ۲۳ر اخاء ۱۳۲۷ھ | ۲۰ر ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۰

263

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ر ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

نماز جمعہ کے لئے حضور جامع مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ تشریف لے گئے۔ اور نئے مرکز ربوہ کے متعلق ایک ایمان پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر

پاکستان کو ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے

الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کا قوم سے خطاب

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ الحاج خواجہ ناظم الدین قائمقام گورنر جنرل پاکستان نے قائد اعظم کی رسم چہلم کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہ بین الاقوامی خطرات کے پیش نظر پاکستان کے باشندوں کو ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے قائد کا ذکر کرتے ہوئے اسے ایک کڑی آزمائش قرار دیا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ پاکستان کے باشندوں نے ہمت اور استقلال کے ساتھ اس کو برداشت کیا۔ آپ نے فرمایا اسلام کسی فرد واحد پر بھروسہ کرنا نہیں سکھاتا بلکہ وہ صرف خدا پر بھروسہ رکھنے اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اُصولوں پر عمل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پاکستان محض تنظیم اور اتحاد کی بدولت معرض وجود میں آیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکستان کو مضبوط بنانے کیلئے پہلے سے بھی بڑھ کر منظم اور متحد ہو جائیں۔ دھڑے بندیوں کو چھوڑ دیں اور حکومت کے تمام کے ساتھ رہے۔ نیشنل گارڈ میں بھرتی ہو کر فوجی تربیت حاصل کریں اور حکومت کے جاری کردہ قرضوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ہمیں اقلیتوں سے ایسا برتاؤ کرنا چاہیئے کہ وُہ اپنا اقلیت میں ہونا بھول جائیں اور اپنے تئیں صرف پاکستانی خیال کرنے لگ پڑیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا یورپ کے سیاسی حالات کے پیش نظر ہر وقت لڑائی کا خطرہ موجود ہے۔ ہمیں اس خطرہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ہر ممکن صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ قرآن مجید ہمیں صاف الفاظ میں یہ بتاتا ہے کہ جو قوم اپنی مدد آپ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی خدا تعالےٰ بھی اس کی کبھی مدد نہیں کیا کرتا۔ پس ہمیں خود تیاری کرنی چاہیئے اور پھر اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

چارسو پچاس اسیر لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کے ماتحت آج صبح چارسو پچاس مسلمان اسیر لاہور پہنچ گئے ہیں۔ ان کا دوسرا قافلہ اتوار کو لاہور پہنچ جائے گا۔ مسلمان اسیروں کے آخری قافلہ کے لاہور پہنچنے کی تاریخ ابھی مقرر نہیں کی گئی۔

پاکستان کے طول و عرض میں قائد اعظم کی رسم چہلم

ملک بھر میں قرآن خوانی۔ دعائے مغفرت اور جلسے

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ آج سارے پاکستان میں قائد اعظم محمد علی جناح کے چہلم کی رسم ادا کی گئی ملک بھر میں صبح مساجد میں قرآن مجید کی تلاوت کی گئی۔ اور نماز جمعہ کے بعد قائد اعظم کی مغفرت کے لئے دُعائیں کی گئیں۔ کراچی میں تیسرے پہر قائد اعظم کی مرقد کے نزدیک نمائش کے میدان میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل مرکزی کابینہ کے ارکان سندھ کے گورنر اور وزراء اور دیگر عمائدین نے شرکت کی۔

مسٹر دین محمد گورنر سندھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا جبتک دُنیا میں اسلام موجود ہے اس وقت تک قائد اعظم کا نام بھی زندہ رہے گا۔ آپ نے قائد اعظم کی سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا اگر ہم پاکستان کو ایک مضبوط طاقت بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی قائد اعظم کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہمیں اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کرنی چاہیئے جن کی بناء پر قائد اعظم تمام لیڈروں میں ممتاز تھے آپ کے نمایاں وصف عزم راسخ۔ ایمانداری۔ استقامت۔ ذاتی فوائد کی پرواہ نہ کرنا۔ اور انتھک محنت کرنا ہیں۔

لاہور اور پشاور میں بھی صبح مساجد میں تلاوت قرآن مجید اور نماز جمعہ کے بعد دعائے مغفرت کی گئی۔ پشاور میں قرآن خوانی کی رسم میں خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم اور دیگر وزراء بھی شامل ہوئے۔

پشاور کے عیسائیوں نے بھی گرجا میں دُعا کی اور قرار داد تعزیت پاس کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ پوری وفاداری کا اظہار کیا۔

خیبر۔ شمالی اور جنوبی وزیرستان اور مہمند علاقہ میں بھی قرآن خوانی اور دعائے مغفرت

(باقی صفحہ پر)

عربوں اور یہودیوں نے جنوبی فلسطین میں لڑائی بند کردی

قاہرہ ۲۲ر اکتوبر۔ عربوں اور یہودیوں نے اپنی اپنی فوجوں کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ وُہ آج ساڑھے پانچ بجے شام جنوبی فلسطین (نجف) میں لڑائی بند کر دیں۔ واضح رہے کہ سیکورٹی کونسل نے فریقین کو حکم دیا تھا کہ وُہ فوراً لڑائی بند کر دیں۔

کہا پاکستان کو قائم ہوتے ہی ستر لاکھ مہاجرین کو سنبھالنے کا انتظام کرنا پڑا۔ لیکن اُس نے اپنے باشندوں کے استقلال کی بدولت کامیابی کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کر لیا اب پاکستان مضبوط ہو چکا ہے وُہ امن کا خواہاں ہے اور ساری دُنیا کی فلاح میں وُہ اہم حصہ لیگا۔

آپ نے قبائلی علاقہ سے فوج ہٹانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان فوج کے بل بوتے پر نہیں بلکہ دائمی انصاف اور مساوات کیساتھ لوگوں کو اپنا بنا لیتا ہے۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ختم ہو گئی

"کانفرنس نہایت کامیاب رہی ہے" (وزیر اعظم آسٹریلیا)

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس آج بارہ دن کے بعد ختم ہو گئی بعض وزراء اس ہفتے کے آخر تک لندن رہ کر آپس میں غیر رسمی گفتگو کرتے رہینگے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے کانفرنس کی کاروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کانفرنس نہایت کامیاب رہی ہے۔ اس میں شریک ہونے والے تمام ممالک نہ صرف اپنے لئے بلکہ دُنیا میں سچی جمہوریت اور انصاف کے قیام کے لئے دفاع کی ایک مضبوط چٹان ثابت ہونگے۔ اور اتحادی اقوام کے منشور پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہینگے۔

دولت مشترکہ کے ممالک کو ایک خاندان کی طرح رہنا چاہیئے (لیاقت علیخان)

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ پاکستان انڈیا سوسائٹی نے مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں آپ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے دولت مشترکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا دولت مشترکہ ایک ایسا کنبہ ہے جسے جمہوریت کے اصول پر یقین ہے۔ اگر دولت مشترکہ کے ممالک دنیا میں قیام امن کی کوششوں میں نمایاں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ تو اُنہیں چاہیئے کہ وُہ ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو جائیں۔ اور اس طرح ایک دوسرے کی مشکلات میں ہاتھ بٹائیں۔ جس طرح ایک خاندان کے افراد ہوتے ہیں۔ مسٹر لیاقت علیخاں نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ے میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل

۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء

روس کی پالیسی

سٹار کی خبر رساں ایجنسی کے سیاسی نامہ نگار سے ایک ملاقات میں خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ میری رائے میں روس جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ اس کی پالیسی متعین ہے وہ توسیع کا خواہشمند ہے۔ اور فتنہ اور انقلاب بپا کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اشتراکیت کا دارومدار بدامنی پر ہے۔ اس کی یہ پالیسی باقاعدہ جنگ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔

وزیر اعظم پاکستان کی رائے درست ہے روس اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ برطانوی امریکی بلاک طاقت میں اس سے بہت فائق ہے۔ اور اندھا دھند ہٹلر کی طرح جنگ چھیڑ کر وہ غلطی نہیں کرنا چاہتا جو ہٹلر نے کی تھی۔ ایسی صورت میں روس اپنی کامیابی کا انحصار باقاعدہ جنگ لڑنے کی نسبت زیادہ تر پروپیگنڈا پر رکھتا ہے۔ اسکی چال یہی ہے کہ وہ دشمن کے گھر میں گھس کر اسکی صفوں میں انتشار پیدا کردے وہ اپنا کاری ہتھیار اشتراکی اصولوں کو سمجھتا ہے۔ جس کو اس نے دنیا بھر کے بھوکوں کے سامنے ایک مذہب کی صورت میں پیش کیا ہے۔ نازیت کو یہ رنگ نہیں دیا جا سکتا تھا نازیت ایک قسم کی سخت سرمایہ داری تھی۔ اس کی بنا جرمنوں کی تمام بنی نوع انسان پر فوقیت پر رکھی گئی تھی۔ جسکو دوسری اقوام قبول نہیں کرسکتی تھیں۔ ہٹلر جرمنی کی توسیع جرمن قوم کی توسیع سمجھتا تھا۔ اور اپنی طاقت کے بل پر دنیا پر چھا جانا چاہتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی پالیسی دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کے برخلاف روس کے نظریات ایسے ہیں۔ کہ ان کی پہلی جھلک ہی عوام کو متاثر کر دیتی ہے۔ اور دنیا کے مزدوروں کو جن کی تعداد سرمایہ دار جمہوری ملکوں میں بھی سرمایہ داروں سے بہت زیادہ ہے اشتراکیت کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر روس کو یقین ہو جائے۔ کہ وہ برطانوی امریکی بلاک سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ اور میدان کارزار میں اسکو شکست دے سکتا ہے۔ تو وہ باقاعدہ جنگ بھی چھیڑ دے۔ اور بزور دیگر ممالک پر چھا جانے کی کوشش کرے۔ لیکن وہ جانتا ہے۔ کہ ان حالات میں اس طریقہ سے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس طرح اس کی تباہی یقینی ہے۔ اس لئے اس نے وہ ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ جو مادی سامان جنگ سے بھی کہیں زیادہ کارگر ہے۔ اور یہ ہتھیار ایسا کارگر ثابت ہوا ہے۔ کہ اس نے امریکہ اور برطانیہ کو چونکا دیا ہے۔ چین۔ جنوب مشرقی ایشیا ہی میں کیا خود اندرون امریکہ اور برطانیہ میں اسکی برچھی کی انی محسوس ہو رہی ہے۔ بے شک امریکہ اور برطانیہ جنگی سازوسامان کے لحاظ سے روس کو مرعوب کر سکتے ہیں۔ اور وہ مرعوب ہے بھی۔ لیکن یہ طاقتیں مادی سازوسامان کے بل پر ہی اگر روس کو زک پہنچانا چاہتی ہیں۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ ان طاقتوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ روس کی طرف سے حقیقی خطرہ کیا ہے۔ اور وہ اپنے مدعا حاصل کرنے کے لئے کیا ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ اپنی مادی طاقت اور تنظیم کی نمائش سے وہ باقاعدہ جنگ کا تو انسداد کرسکتی ہیں اور ان کو اس میں بڑی حد تک کامیابی بھی ہو چکی ہے۔ لیکن روس کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ اپنی کمزوری اور ان طاقتوں کی قوت کے باوجود بھی وہ اپنا کام کرتا چلا جارہا ہے وہ جو ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ اس کے مقابل میں اسی قسم کا ہتھیار مفید ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ سرمایہ دار اقوام اپنے سرمایہ داری نظام کی اصلاح کریں۔ اس کرخت اور خود غرضانہ نظام سے جو طبقاتی تفاوت پیدا ہو گئی ہے۔ اسکو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کمزور ممالک کی لوٹ سے اپنا ہاتھ روکیں۔ جن ایشیائی ممالک کو انہوں نے اپنے دام میں پھنسا یا ہوا ہے۔ ان کو آزادی کی سانس لینے دیں۔ اور ان میں خود اعتمادی پیدا ہونے دیں۔ تاکہ وہ اشتراکیت کی پہلی جھلک کے فریب میں آکر فساد اور بدامنی کو اپنا ذریعہ نجات نہ سمجھیں۔ اور اس طرح روس کے ہاتھ مضبوط نہ کریں۔ آج چین۔ انڈونیشیا۔ ملایا برما وغیرہ ممالک میں جو اشتراکی ڈراما شروع ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری روس پر نہیں ہے۔ بلکہ روس کی یہاں ریشہ دوانیوں کے لئے زمین سرمایہ دار نظام کی تیار کی ہوئی ہے۔ برطانیہ امریکہ اور ان کے ساتھی ممالک اس بدامنی کے روس سے بھی کہیں زیادہ ذمہ دار ہیں ؂

دیہات میں تعلیم و تربیت کی ضرورت پاکستان کے

دیہات میں ملکی اور قومی بیداری پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ ملک کا ایک بہت بڑا حصہ ابھی تک آزادی کے صحیح احساس سے عاری ہے۔ اور اسکو یہ بھی معلوم نہیں کہ حکومت تبدیل ہو چکی ہے۔ اور ملک انگریزوں کی غلامی سے نکل کر اب ایک آزاد ملک بن گیا ہے۔ ہمارے ملک کی دیہاتی آبادی میں سے بہت تھوڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اس بات کو سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ تعلیم و تربیت کی کمی ہے اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ دیہات میں بڑے زور شور سے یہ احساس پیدا کرنے کی مہم جاری کی جائے۔ اور تعلیم بالغاں کا انتظام وسیع پیمانے پر کیا جائے۔

عوام ملکی قابلیت کا خزانہ ہوتے ہیں اگر ملکی خزانہ ہی خالی ہو۔ تو قابل لوگ جو کسی ملک کا وقار بناتے ہیں۔ اور اس کے مختلف کاموں کو سرانجام دیتے ہیں کہاں سے آئینگے علاوہ ازیں آجکل کوئی ملک کسی پہلو سے ترقی نہیں کرسکتا۔ جب تک عوام میں عام بیداری کی روح نہ پائی جائے۔ وہ تمام چیزیں جو کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتی ہیں۔ مثلاً زراعت صنعت تجارت وغیرہ ایسے تعلیم یافتہ ماحول میں صحیح نشوونما نہیں پا سکتیں۔

مسلم لیگ اور دوسری مذہبی انجمنوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ دیہاتیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے انتظام کریں۔ تمام ممالک میں عام بیداری پیدا کرنے کے لئے اگر اس جوش و خروش کا بیسواں حصہ بھی صرف کیا جائے جو انتخابات کے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔ تو چند مہینوں میں دیہات کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

فلسطین کے عرب پناہ گزین

فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کی حالت خطرناک حد تک پہنچ چکی ہے۔ صرف عرب ممالک ان مصیبت زدوں کے کفیل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے نیک دل لوگوں نے تمام دنیا سے امداد کی اپیل کی ہے۔

پاکستان کے رہنے والوں سے زیادہ ان لوگوں کی مصیبتوں کا کون صحیح اندازہ کرسکتا ہے جنکو خانماں برباد ہو کر اپنے وطن سے نکلنا پڑا ہو کیونکہ ان پر بھی یہ مصیبت آچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب بڑی حد تک ان مصائب کا یہاں خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور خانماں برباد لوگوں کی بہت بڑی تعداد اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان کے مخیر لوگ عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے بھی آگے آئینگے۔ اور ان غریبوں کے مصائب کم کرنے کی مہم میں بھی بقدر استطاعت حصہ لینگے۔ بے شک اس وقت کشمیر کے مجاہدین کی امداد کا سوال بھی نہایت اہم ہے۔ لیکن عرب کے خانماں برباد بھی ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر آج اسلام کی حفاظت کیلئے کوئی مامور مبعوث نہ ہوتا تو کب ہوتا؟

غور سے دیکھو اسلام کی حالت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ اندرونی طور پر تقویٰ طہارت اٹھ گئی ہے۔ اوامر و احکام الٰہی کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور ارکان اسلام کو ہنسی میں اڑایا جاتا ہے۔ اور بیرونی طور پر یہ حالت ہے کہ ہر قسم کے معترض اس پر حملہ کر رہے ہیں۔ اور اپنی جگہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کا نام و نشان مٹا دیں۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ وہ اسلام جس میں ایک بھی مرتد ہو جاتا قیامت آجاتی آج ۲۹ لاکھ آدمی مرتد ہو چکا ہے۔ کیا ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پورا نہ ہوتا۔ اگر اب اسلام کی خبر نہ لی جاتی تو پھر اور کونسا وقت آنے والا تھا۔

پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

کیا خدا تعالیٰ اس وقت نصرت کرے گا۔ جب یہ نام مٹ جائے گا۔ ایک طرف حدیث میں یہ وعدہ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا مگر اس وقت جو عین ضرورت کا وقت ہے کوئی مجدد نہ آئے۔ تعجب ہے تم کیا کہہ رہے ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تو وہ زمانہ کہ اس میں متواتر نبی آتے رہے۔ اور یہ امت جو خیر الامت کہلاتی ہے اور خاتم الانبیاء (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی امت ہے۔ باوجود امت مرحومہ کہلانے کے اس میں دجال تو آئے۔ اور پھر ایک دو نہیں ۳۰ دجال۔ گویا خدا تعالیٰ کو خطرناک دشمنی ہے۔ وہ اس کو ایسا تباہ کرنا چاہتا ہے کہ نام و نشان نہ رہے۔ افسوس میری مخالفت میں یہ لوگ ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شوخی اور بے ادبی کرنے سے باز نہیں آتے۔ اس کو عملی طور پر وعدوں کا قرار دیتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک شان کرتے ہیں

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

خطبہ جمعہ خطبہ نمبر ۴۶

کوشش کرو کہ اسلام کی وہ فتوحات جو احمدیت کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والی ہیں۔ اُن میں تمہارا بھی حصہ ہو

بلوچستان میں احمدیت کا بیج بو دیا گیا دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳/ستمبر ۱۹۴۸ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ کل انشاء اللہ دس بجے صبح کی گاڑی سے میرا یہاں سے چلے جانے کا ارادہ ہے۔ اس لئے یہ جمعہ اگر خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہوئی تو ہمارے سفر کا

آخری جمعہ

ہوگا۔ ہر کام جو شروع ہوتا ہے۔ اس کا کوئی انجام بھی ہوتا ہے۔ کئی کام ایسے ہوتے ہیں جو ظاہری طور پر نہایت اہم معلوم ہوتے ہیں لیکن انجام کے لحاظ سے نہایت حقیر ثابت ہوتے ہیں۔ اور کئی ایسے کام ہوتے ہیں۔ جو بظاہر نہایت حقیر نظر آتے ہیں۔ لیکن انجام کے لحاظ سے وہ بہت اہم ہوتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ چاند اور ستارے آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ لیکن ستاروں سے مراد محض ان کے بھائی تھے۔ جو دینی لحاظ سے بھی کوئی بڑا درجہ نہیں رکھتے تھے۔ اور دنیوی لحاظ سے بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ آپ نے رؤیا میں ستارے دیکھے لیکن نکلے بھائی۔ اس کے مقابلہ میں فرعون نے خواب میں چند بیلے دیکھے لیکن نکلا اس سے ملک کا قحط۔ یہ نظارہ بہت چھوٹا تھا۔ لیکن اس کی تعبیر بہت بڑی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا نظارہ بہت بڑا تھا۔ لیکن تعبیر بہت چھوٹی تھی۔ اسی طرح

ظاہری اعمال

کا بھی حال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک چھوٹا سا بیج بویا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں وہ نشوونما پاتے پاتے اتنا ترقی کر جاتا ہے۔ کہ دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایک چیز ابتدا میں نہایت اہم نظر آتی ہے۔ لیکن اس کا انجام اتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی بات کو اتنی اہمیت اور عظمت کیوں دی گئی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل قریباً ہم عمر تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ایسی حالت میں ہوئی۔ کہ آپ کے والد آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اگر وہ زندہ بھی ہوتے۔ تو پھر بھی وہ کوئی مالدار آدمی نہیں تھے۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب امیر لوگوں میں سے نہیں تھے۔ آپ آسودہ حال تو ضرور تھے۔ چنانچہ آپ کا دو اڑھائی سو اونٹ

ثابت ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ ایک سخی آدمی تھے اس لئے آخری عمر میں آپ کی دولت بہت کم ہو گئی تھی۔ پس اول تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہی کوئی امیر خاندان نہیں تھا۔ دوسرے آپ خصوصیت سے غریبانہ حالت میں پیدا ہوئے آپ کے والد آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ آپ کی پیدائش پر آپ کی والدہ نے کیا خوشی کی ہوگی۔ آپ کی والدہ کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔ لوگ تو دنیا کو دیکھتے ہیں۔

مال اور دولت

کو دیکھتے ہیں۔ جہاں روپیہ ہوتا ہے۔ وہاں لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں روپیہ نہیں ہوتا وہاں سے وہ بھاگ جاتے ہیں۔ آپ کی والدہ کے پاس روپیہ نہیں تھا۔ شائد آپ کے قریبی رشتہ دار مبارکباد کے لئے آ گئے ہوں۔ مگر دوسرے لوگوں نے آپ کی پیدائش کو کوئی اہمیت نہیں دی لیکن ابوجہل کا باپ مالدار تھا۔ جب وہ پیدا ہوا ہوگا۔ اسکے ماں باپ نے کتنی خوشیاں منائی ہونگی ابوجہل کا نام ابوالحکم تھا۔ یعنی

حکمتوں کا باپ

عقلمند دانا اور مدبر لیکن بعد میں اس نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کی۔ اور حماقت کا اظہار کیا۔ تو مسلمانوں نے اس کا نام ابوجہل رکھ دیا۔ ابوجہل کے ماں باپ چونکہ مالدار تھے۔ اس لئے جب وہ پیدا ہوا ہوگا۔ تو ہر وہ شخص جس کی ضروریات ان سے وابستہ ہونگی۔ ان کے گھر پہنچا ہوگا۔ اور اسکی پیدائش پر مبارکباد دی ہوگی اور کہا ہوگا ہمارا آقا کتنا ہی خوش قسمت ہے جس میں اس جیسا بچہ پیدا ہوا۔ اسکے چہرہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے اقبال کا ستارہ کتنا بلند ہے۔ غرض اسکی تعریف میں لوگوں نے

ہزاروں ہزار مبالغے

کئے ہوں گے۔ معلوم نہیں اسکی پیدائش پر کتنے اونٹ ذبح کر کے دعوتیں کی گئی ہوں گی۔ خوشی میں دفیں بجائی گئی ہونگی۔ عورتوں نے گیت گائے ہوں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر آپ کے گھر کے پاس سے گزرنے والے یہ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ ایک غریب کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو خود بخود ختم ہو جائے گا۔ لیکن ابوجہل کی پیدائش پر اسکے گھر کے پاس سے گزرنے والے یہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ آج ایک رئیس پیدا ہوا ہے۔ نہ معلوم بڑا ہو کر یہ کیا کچھ کرے گا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدا بظاہر ایک ادنےٰ رنگ میں ہوئی۔ لیکن انتہا کیا ہوئی۔ وہی بچہ جس کو دائیاں لینے کے لئے تیار نہیں تھیں۔ جس کی پیدائش پر مکہ والوں نے کوئی خوشی نہیں منائی تھی۔ جس کی پیدائش پر مکہ والوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا جب فوت ہوا تو وہ

عرب کی تاریخ

میں ہی نہیں دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی حیثیت رکھتا تھا۔ سارے عرب قبائل اسکے زیر سایہ تھے۔ جو آپ سے پہلے کسی بادشاہ کے مطیع نہیں ہوئے تھے۔ پھر بادشاہوں کو جو ظاہری عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ڈر کے مارے لوگ ان کی بزرگیاں بیان کرتے ہیں لیکن دل میں انہیں ہزاروں ہزار گالیاں دیتے ہیں۔ بادشاہ جب مر جاتے ہیں۔ تو بے شک ان کی موت سے ملک کو صدمہ بھی ہوتا ہے لیکن لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ ایک بادشاہ اگر مر گیا ہے۔ تو کوئی دوسرا شخص بادشاہ بن جائے گا۔ اور وہ وہی کام شروع کر دیگا۔ جو پہلا بادشاہ کرتا تھا۔

انگریزی میں ایک مثل ہے King never dies یعنی بادشاہ کبھی نہیں مرتے۔ ایک بادشاہ مر جاتا ہے۔ تو دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور پہلے بادشاہ اور دوسرے بادشاہ میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا۔ اگر قوم بیدار ہوتی ہے۔ تو دوسرے بادشاہ کے وقت میں بھی وہ ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ کی وفات کو تمام عرب نے جو اس وقت آپکی خوبیوں اہمیت اور عظمت کا قائل ہو چکا تھا۔ ایک انسان کی موت خیال نہیں کیا۔ ملک کی موت خیال نہیں کیا۔ بلکہ

دنیا کی موت

خیال کیا۔ چنانچہ حسان بن ثابت نے آپ کی وفات پر جو شعر کہے۔ وہ یہ ہیں ؎

كنت السواد لناظري
فعمي علىّ الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

یا رسول اللہ کنت السواد لناظری آپ میری آنکھوں کی پتلی تھے۔ آپ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ اب کوئی بادشاہ مرتا پھرے مجھے اس سے کیا۔ میں تو آپ کے متعلق ہی ڈرتا تھا۔ یہ وہ

جذبۂ عقیدت

تھا جو آپ کے متعلق صحابہ میں پایا جاتا تھا۔

حسان بن ثابت نے ایک شاعرانہ کلام ہی نہیں کہا بلکہ تاریخ شاہد ہے کہ تمام عرب نے حسان بن ثابت کے ان شعروں کو اپنے ہی جذبات کا اظہار خیال کیا۔ گویا عرب کی آواز حسان بن ثابت کی زبان پر جاری ہو گئی۔ تاریخ کہتی ہے کہ مہینوں تک مدینہ، مکہ اور دوسرے مسلمان شہروں والے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے بازاروں میں چلتے ہوئے اور اپنے کاروبار کرتے ہوئے یہی شعر پڑھتے تھے ؎

كنت السواد لناظري
فعمي علىّ الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

لیکن ابوجہل جس کی پیدائش پر مہینوں اونٹ ذبح کر کے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کی پیدائش پر دفوں کی آواز سے

مکہ کی فضاء

گونج اٹھی تھی۔ بدر کی لڑائی میں جب مارا جاتا ہے تو پندرہ پندرہ سال کی عمر کے دو انصاری بچے کرے تھے۔ جنہوں نے اسے زخمی کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد لوگ جب واپس جا رہے تھے تو میں میدان جنگ میں زخمیوں کو دیکھنے کے لئے چلا گیا۔ آپ بھی مکہ کے ہی تھے۔ اسلئے ابوجہل آپ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں میدان جنگ میں پھر ہی رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ابوجہل زخمی پڑا کراہ رہا ہے۔ جب میں اس کے پاس پہنچا۔ تو اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں اب بچتا نظر نہیں آتا۔ تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے (اس کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ بھی اسے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا) تم بھی مکہ والے ہو۔ میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ تم مجھے مار دو تا میری تکلیف دور ہو جائے۔ لیکن تم جانتے ہو۔ کہ میں عرب کا سردار ہوں اور عرب میں یہ رواج ہے کہ سرداروں کی گردنیں لمبی کرکے کاٹی جاتی ہیں اور یہ مقتول کی سرداری کی علامت ہوتی ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ تم میری گردن لمبی کرکے کاٹنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اسکی گردن ٹھوڑی سے کاٹ دی۔ اور کہا۔ کہ تیری یہ آخری حسرت بھی پوری نہیں کی جائے گی۔ گو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق یہ بات نہ ہو۔ کیونکہ آپ کی یہ تعلیم تھی کہ دشمن پر بھی رحم کیا جائے۔ لیکن انجام کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو ابوجہل کی موت کتنی

ذلت کی موت

تھی۔ جس کی گردن اپنی زندگی میں ہمیشہ اونچی رہا کرتی تھی۔ وفات کے وقت اسکی گردن نیچے سے کاٹی گئی اور اسکی یہ آخری حسرت بھی پوری نہ ہوئی۔ پھر چونکہ کفار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں گڑھے کھودا کرتے تھے۔ اور آپ کی یہ پیشگوئی تھی کہ جن گڑھوں میں یہ لوگ آپ کو گرانا چاہتے ہیں۔ ان میں یہ خود گرائے جائیں گے۔ اسلئے بدر کی جنگ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ان کفار کی لاشوں کو کنوئیں میں گرا دیا جائے۔ آپ کے اس حکم کے مطابق صحابہ رضی اللہ عنہم نے کفار کی لاشوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر ایک اندھے کنوئیں میں پھینک دیا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونو کی پیدائش اور وفات کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش کے وقت جو بظاہر ذلیل نظر آتا تھا، وفات کے وقت

سیّد عرب

بنا لیکن جو سیّد عرب نظر آتا تھا۔ وہ وفات کے وقت نہایت ہی ذلیل وجود ثابت ہوا۔ غرض بعض دفعہ ایک چیز کی ابتداء اور ہوتی ہے اور انتہاء اور ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی ہوگی۔ مگر جب آپ کی عمر بڑی ہو گئی اور آپ کے اندر

دنیا سے بے رغبتی

پیدا ہو گئی۔ تو آپ کے ماں باپ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے۔ کہ ہمارا یہ بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔ مجھے ایک سکھ نے بتایا کہ ہم دو بھائی تھے۔ ہمارے والد صاحب مرزا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) کے پاس آیا کرتے تھے۔ ہم بھی بسا اوقات ان کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مرزا صاحب نے ہمارے والد سے کہا کہ تمہارے لڑکے غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس آتے جاتے ہیں۔ تم ان سے کہو کہ اسے جاکر سمجھائیں۔ ہم دونو جب آپ کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو مرزا صاحب نے کہا۔ کہ غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو جاکر کہنا کہ تمہارے والد کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ اس کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا۔ اسے کہو کہ وہ میری زندگی میں ہی کوئی کام کرے میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اسے کوئی اچھی نوکری مل جائے میں مر گیا تو پھر سارے ذرائع بند ہو جائیں گے مجھے اس سکھ نے بتایا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کے والد صاحب آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ انہیں یہ دیکھ کر کہ آپ کچھ کام نہیں کرتے بہت دکھ ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مر گیا تو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا کیا بنے گا۔ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مان لیتے آپکے والد صاحب اسوقت کپورتھلہ میں کوشش کر رہے تھے۔ کپورتھلہ کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور سکھ کہنے لگا کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔ آپ کچھ کام کر لیں۔ تو آپ فرمانے لگے۔ والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں۔ انہیں میرے

مستقبل کا فکر

ہے۔ میں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی۔ کرلی ہے۔ ہم واپس آ گئے اور مرزا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) سے آکر ساری بات کہہ دی مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔

یہ آپ کی ابتداء تھی اور پھر ابھی تو انتہا نہیں ہوئی۔ لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

ایک وہ زمانہ تھا۔ جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے دیئے جاتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔ آپ کی ابتداء کتنی چھوٹی تھی۔ مگر آپ کی انتہا ایسی ہوتی ہے کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اپنے والد کی جائداد میں اپنے بھائی کے برابر کے شریک تھے۔ لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور ہے کہ جو کام کرے وہ تو جائداد میں شریک سمجھا جاتا ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا وہ جائداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا اور یہ دستور ابھی تک چلا آتا ہے لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اس کا جائداد میں کیا حصہ ہو سکتا ہے آپ کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور آپ اپنی بھاوج کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتی۔ کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے

خدا کی قدرت ہے

کہ وہی بھاوج جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئی۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اسکی ابتداء بڑی نظر نہیں آیا کرتی۔ لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ جب آپ کو گاؤں کے لوگ بھی نہیں پہچان سکتے تھے۔ کیونکہ آپ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ وقت ہے۔ کہ دنیا کے ہر گوشہ میں آپ کے ماننے والے تھوڑے بہت لوگ موجود ہیں۔ پھر آپ کی جماعت ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی نہیں۔ بلکہ روز بروز بڑھ رہی ہے

جب میں خلیفہ ہوا تو ہمارے خزانہ میں صرف چند آنے کے پیسے تھے۔ اور وہ لوگ جو سلسلہ کے کرتا دھرتا تھے۔ جو لوگ خزانہ پر قابض تھے سارے نظام پر قابض تھے سارے کے سارے قریباً مخالف ہو گئے تھے۔ اس وقت جماعت کا اکثر حصہ مخالف تھا۔ یہاں تک کہ پیغام صلح میں یہ شائع ہوا تھا کہ صرف جماعت کا ۵ فی صدی حصہ میاں محمود کے ساتھ ہے۔ اس وقت مجھے الہام ہوا۔ کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے۔ چنانچہ میں نے اسے شائع کرا دیا اور لکھا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے یہ کہا ہے۔ ابھی اس الہام پر دو مہینے بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ

جماعت کا ۹۵ فیصدی حصہ

میرے ساتھ شامل ہو چکا تھا اور صرف ۵ فیصدی حصہ باہر تھا۔ پھر خدا تعالےٰ نے جماعت کو ترقی دینی شروع کی۔ اور ہندوستان سے باہر بھی ہمارے مشن قائم ہو گئے۔ سارے کے سارے مشن میرے ہی زمانہ میں قائم ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے ہمارا ایک بھی مشنری باہر نہیں تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب جو لندن گئے ان کے متعلق ہر ایک جانتا ہے۔ کہ وہ دراصل رضوی صاحب کا جو نظام حیدر آباد کی پھوپھی زاد بہن کے خاوند تھے مقدمہ لڑنے لندن گئے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں بھی ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں تھا۔ صرف شیخ غلام احمد صاحب واعظ کو انجمن سفر خرچ دیا کرتی تھی اور وہ دورہ کیا کرتے تھے۔ لیکن میرے زمانہ میں خدا تعالےٰ نے جو جماعت کو دن بدن ترقی دی۔ تو مبلغ بھی بن گئے۔ مشن بھی بن گئے اور جماعت کہیں کی کہیں جا پہنچی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں جو

آخری جلسہ سالانہ ہوا

اس میں صرف ۷۰۰ آدمی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو آخری جلسہ سالانہ ہوا اس میں دو اڑھائی ہزار آدمی جمع ہوئے تھے۔ مگر قادیان میں میرے ہر خطبہ جمعہ میں چار پانچ ہزار آدمی جمع ہو جاتے تھے اور جلسہ سالانہ پر تو چالیس ہزار سے بھی تعداد بڑھ جاتی تھی۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

انسان کی نظر پہلے بیج پر پڑتی ہے۔ واقف آدمی جب دیکھتا ہے کہ بیج اچھا ہے۔ تو وہ فوراً سمجھ لیتا ہے۔ کہ فصل بھی اچھی ہو گی۔ مگر ناواقف آدمی اس انتظار میں رہتا ہے کہ جب فصل بڑی ہو جائے گی۔ تو دیکھینگے۔ میرا یہاں آنا بھی ایسا ہی تھا۔ ہر ایک کام جو کیا جاتا ہے اسکی ایک ابتداء ہوتی ہے۔ اور ایک انتہا ہوتی ہے۔ میرے اس

سفر کی ابتداء

تو یہ تھی کہ میں عموماً اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے رمضان میں کسی ٹھنڈی جگہ پر چلا جاتا ہوں اس دفعہ میں نے یہاں کے دوستوں کو لکھا کہ آیا کوئٹہ میں رہائش کا بندوبست ہو جائیگا۔ تو انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ انتظام ہو جائے گا پہلے انتظام ناقص تھا دوست کچھ اور سمجھتے تھے مگر جب وہ سمجھ گئے تو انہوں نے جگہ کا بندوبست کر دیا۔ اور نہایت قربانی کے ساتھ اس عمارت کی چار دیواری بھی بنا دی۔ گویا ایک نئی بلڈنگ تیار کر کے رکھ دی۔ اور میں سمجھتا ہوں انہوں نے

ایک نہایت عمدہ قربانی

کا اظہار کیا ہے۔ یہ تو ہماری غرض تھی۔ مگر خدا تعالےٰ یہ سمجھتا تھا کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ میرے یہاں آنے پر مخالفت شروع ہو گئی۔ ہمارے خلاف باتیں کی جانے لگیں۔ جماعت احمدیہ پر اتہام لگانے شروع کر دیئے گئے۔ اور مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم قرآن کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اسلام کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ شریعت کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ گویا جتنے منہ تھے اتنی باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ایسی باتیں کر کے ہمارا ہی شکار ہو رہے ہیں۔ درحقیقت مخالفت کے ذریعہ ہی لوگوں میں خدائی سلسلہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم یہاں آتے اور ہماری مخالفت نہ ہوتی۔ تو کوئی ہماری طرف توجہ بھی نہ کرتا بلکہ کسی کو ہمارے یہاں آنے کا پتہ بھی نہ لگ سکتا۔ اگر ہمارے آدمی دوسروں کے پاس جاتے تو وہ کہہ دیتے اپنے منہ میاں مٹھو۔ لوگ کہتے کوئی ہو گا جو یہاں آ گیا ہے۔ لیکن مولویوں نے ہمارے خلاف تقریریں شروع کر دیں۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی بڑی چیز ہے معمولی چیز نہیں۔ تبھی تو یہ لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں بلی کے آنے پر تو شور نہیں مچایا جاتا۔ شیر کے آنے پر شور مچایا جاتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ خود ہی ہمارے شکار ہونے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ احمدیت کے لئے یہاں رستہ کھل گیا ہے تو میں نے درس دینا شروع کر دیا۔ تا

احمدیت اور اسلام کی عظمت

ظاہر ہو۔ میرے اندر ایک بے کلی سی تھی۔ جس کی وجہ سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جو تفسیر میں نے لکھوائی ہے اس کا درس یہاں دیدوں۔ لکھنے والے لکھتے جائیں گے اور سننے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ چونکہ لوگوں میں پہلے ہی رغبت پیدا ہو چکی تھی

اس لئے لوگوں نے یہاں آنا شروع کر دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ مہینہ کے آخر تک پانچ چھ سو آدمیوں نے ہمارے خیالات سنے اور بعض نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کسی نے ہماری تائید میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کسی نے ہماری مخالفت میں۔ اور بعض خدا تعالےٰ نے ایک اور ذریعہ بنا دیا کہ لوگوں نے جوش میں آ کر

ایک احمدی نوجوان

کو شہید کر دیا۔ میں نے یہ سمجھ لیا کہ اب ہم ہی کامیاب ہوں گے اور فتح ہماری ہی ہو گی۔ زمین میں جب کوئی بیج ڈالا جاتا ہے تو اس سے وہی چیز اگتی ہے جس کا وہ بیج ہوتا ہے۔ جب زمین میں ہم گندم کا بیج ڈالتے ہیں تو اس سے گندم پیدا ہوتی ہے۔ اور جب انسان کا بیج ڈالتے ہیں تو اس سے انسان پیدا ہوتے ہیں جب مسلمانوں نے

ایران پر حملہ

کیا تو بادشاہ نے اپنے افسروں کو بلایا اور کہا کہ تم ان کا کیا مقابلہ کرتے ہو یہ تو ذلیل ترین وجود ہیں۔ انہیں یونہی غلطی لگ گئی ہے۔ تم ان کو میرے پاس بلاؤ۔ میں انہیں کچھ روپے دیدیتا ہوں۔ اور وہ واپس چلے جائیں گے۔ بادشاہ نے اپنے کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ مسلمان لشکر کے کمانڈر کو کہلا بھیجے کہ وہ ہمارے پاس اپنا ایک وفد بھیجے۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ اور مسلمانوں کا ایک وفد آ گیا جس کے لیڈر ایک صحابی تھے۔ وہ ہاتھوں میں نیزے پکڑے ہوئے شاہی قالینوں پر سے بغیر جوتی اتارے گذر گئے۔ اس پر بادشاہ کو اور بھی یقین ہو گیا کہ یہ وحشی لوگ ہیں۔ بادشاہ نے اس وفد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم جاہل لوگ ہو۔ تمہیں سلطنت سے کیا غرض۔ تمہیں بادشاہت سے کیا واسطہ۔ تم لوگوں میں وہ گناہ اور عیب پائے جاتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر ایک شریف انسان اپنی گردن نیچے کر لیتا ہے۔ تم ڈاکے مارتے ہو۔ گوہیں کھاتے ہو۔ مردار کھاتے ہو۔ میں تمہیں کچھ روپیہ دیدیتا ہوں وہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ وفد کے سردار نے جو ایک صحابی تھے جواب دیا جو کچھ تم کہتے ہو وہ ٹھیک ہے ہم ایسے ہی تھے بلکہ اس سے بھی بدتر۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایک رسول بھیجا۔ اس نے ہماری کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اب ہم دنیا کو بڑھانے کے لئے باہر نکلے ہیں دنیا میں

انصاف اور عدل

کو قائم کرنے کے لئے باہر نکلے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں روپیہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ روپیہ تو ایک حقیر چیز ہے۔ بادشاہ کو

اس جواب پر غصہ آ گیا۔ اس نے اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ وہ مٹی کی ایک بوری بھر لائے وہ نوکر مٹی کی ایک بوری بھر لایا۔ بادشاہ نے وفد کے سردار صحابیؓ کو آگے بلایا اور کہا جھک جاؤ۔ وہ اگر چاہتے تو انکار بھی کر سکتے تھے۔ مگر وہ نہایت ادب سے آگے آئے اور جھک گئے۔ بادشاہ نے مٹی کی بوری ان کے سر پر رکھوا دی اور کہا جاؤ۔ اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کھہ کھاؤ۔ اس بادشاہ نے بھی کہا جاؤ میں تمہیں ذلیل کرتا ہوں۔ وہ صحابی اگر چاہتے تو مٹی کی بوری سر پر نہ رکھواتے۔ مگر وہ جان بوجھ کر آگے آئے اور جھک گئے اور اس طرح بوری کو اپنے سر پر رکھوا لیا۔ مشرک کا دل کمزور ہوتا ہے۔ موحد ہی ہوتا ہے جس کا دل دلیر ہوتا ہے۔ مشرک تو چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی ڈر جاتا ہے۔ وہ ہوا کو بھی خدا سمجھتا ہے۔ پہاڑ کو بھی خدا سمجھتا ہے۔ پتھر کو بھی خدا سمجھتا ہے وہ ہر ایک چیز سے ڈرتا ہے۔ اس صحابیؓ نے جب مٹی کی بوری سر پر رکھوا لی تو اپنے ساتھیوں سے کہا آ جاؤ بادشاہ نے اپنی ایران کی زمین خود اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ اس فقرہ کا اس صحابی کے منہ سے نکلنا ہی تھا کہ بادشاہ گھبرا گیا۔ اس نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ جلدی سے بوری واپس لے آؤ۔ مگر مسلمان گھوڑوں سوار ہو کر دور نکل چکے تھے بظاہر تو بادشاہ نے اس صحابیؓ کے سر پر مٹی رکھی تھی اور ذلیل کیا تھا۔ لیکن واقعہ یہی ہوا کہ بادشاہ نے خود ہی اپنے ملک کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔

اسلام انسانی قربانی کو جائز نہیں سمجھتا۔ پرانے زمانہ میں لوگ اپنی اولاد کو قربان کر دیتے تھے۔ اسے ذبح کر دیتے تھے۔ مگر اسلام نے یہ نہیں کہا۔ اسلام اپنے ہاتھ سے

انسانی قربانی

دینے کو جائز نہیں سمجھتا۔ خدا تعالےٰ دشمنوں کے ہاتھوں سے وہ قربانی کرواتا ہے۔ اس کے اختیار میں یہ ہے کہ وہ جب چاہے قربانی لے۔ اور جس کی چاہے لے۔ لیکن جب وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا ہو تو وہ لوگوں میں تحریک کر دیتا ہے اور وہ اس کی تدبیر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس یہاں کے لوگوں نے ایک احمدی کو شہید کر کے

بلوچستان میں احمدیت کا بیج

بو دیا ہے۔ اب اس کا مٹانا ان کے اختیار میں نہیں رہا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ یہ بیج بڑھے گا اور ترقی کرے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ ایک تناور درخت بن جائے گا۔ اور تمام علاقہ پر چھا جائے گا۔ اب سارے مولوی بھی زور لگا لیں وہ اسے مٹا نہیں سکتے۔ خدا کی طاقتوں کا مقابلہ کرنا کس کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالےٰ کی تدبیریں عجیب اکانہ ہوتی ہیں۔ وہ اپنے کاموں میں نرالا ہے۔ وہ اپنی حکمتوں میں عجیب ہے۔ اس کے کنہ کو پہنچنا انسانی عقل کے اختیار میں نہیں۔ پس خدا تعالےٰ نے میرے اس سفر کو جس کی غرض یہاں رمضان کا گذارنا تھا (اگرچہ یہاں کوئی زیادہ سردی نہیں۔ اگر ہم مری چلے جاتے تو شاید اس سے بہتر رہتا) ایک دینی سفر بنا دیا۔ اور اس کو ایک خاص اہمیت بخش دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

کے دن اب قریب ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کی انگلی کو اٹھا ہوا دیکھتا ہوں۔ میں اس کے اشارے کو نمایاں ہوتا ہوا پاتا ہوں میں خدا تعالےٰ کے منشاء کو اس کے فضل سے پڑھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہو گا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے اب یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں۔ یہی صوبہ نہیں بلکہ ہمیں سارے ملک ہی ملنے والے ہیں۔ دنیا ہمیں حقارت کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ مگر دنیا نے خدا تعالےٰ کے ماموروں اور ان کی جماعتوں کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ ہمیشہ ہی انہیں حقیر اور ذلیل سمجھتی ہے۔ مگر وہ پتھر جسے حقیر سمجھ کر معماروں نے پھینک دیا تھا خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہی

کونے کا پتھر

ہو۔ اور اس عمارت کے لئے سہارے اور روشنی کا موجب ہو۔ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔ اور اب بھی یہی ہو گا۔

جب بھی خدا تعالےٰ کے مامور دنیا میں کوئی نئی تحریک لے کر آئے لوگ انہیں ذلیل اور حقیر ہی سمجھتے تھے لیکن جب بھی کوئی ایسی تحریک آئی مخالفین اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔ اگر کوئی خطرہ ہو سکتا ہے تو محض ماننے والوں سے ہو سکتا ہے۔ اتباع کے حلقے آپنے دلوں میں سے ایمانی بڑھ جاتی ہے۔ جو اس تحریک کے پھیلنے میں روک بنتی ہے۔ دشمن خواہ کتنی مخالفت کرے وہ اس کے پھیلنے میں روک نہیں بن سکتا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے آپ کے خلاف کتنی کوشش کی۔ مگر کیا وہ کامیاب ہوئے۔ وہ انصار پر بھی حملہ آور ہوئے۔ اس لئے کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں پناہ دی ہے۔ لیکن وہ ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے

ہاں اُن کی اپنی ایک غلطی نے انہیں بڑے بڑے انعامات سے محروم کر دیا۔ مکہ فتح ہوا تو طائف والوں نے ایک لشکر جمع کیا۔ اور مسلمانوں سے لڑائی کی تیاریاں کیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے یہ مناسب سمجھا کہ آپ خود مقابلہ کے لئے باہر نکلیں۔ آپ لڑائی کے لئے تشریف لے گئے۔ نئے مسلمانوں اور کچھ کافروں نے بھی آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ پہلے لوگوں نے بہت سی قربانیاں کرلی ہیں ہمیں بھی اب موقعہ دیا جائے کہ ہم اسلام کی خاطر لڑیں۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور دو ہزار کے قریب نئے مسلمان آپ کے ساتھ چل پڑے یہ لوگ آگے آگے تھے چونکہ یہ کمزور تھے اس لئے دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے ان کے قدم اُکھڑ گئے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ اسلام میں اگر کوئی جنگ خاص طور پر انصار نے لڑی ہے تو وہ حنین یا ثقیف کی جنگ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر میں جب تشتت اور افتراق دیکھا۔ تو حضرت عباسؓ کو حکم دیا۔ کہ وہ آواز دیں اے انصار تمہیں

خدا کا رسول

بلاتا ہے۔ آپ نے آواز دی اور انصار منٹوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ ایک انصاری کہتے ہیں کہ ہمارے اونٹ اتنے ڈر گئے تھے کہ باوجود نکیلیں کھینچنے کے وہ پیچھے نہیں مڑتے تھے۔ جو اونٹ مڑ گئے سو مڑ گئے باقی کی گردنوں کو ہم نے خود اپنی تلواروں سے کاٹ دیا۔ اور پیدل چلکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ ان کی جوش کی حالت تھی جب

اسلامی لشکر

کو فتح ہوئی۔ اور مال غنیمت ہاتھ آیا۔ مکہ والے چونکہ حدیث العہد تھے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال ان میں تقسیم کر دیا۔ اس پر ایک انصاری نے کہا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور اموال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم وطنوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ آپ کو بھی کسی نے اطلاع دیدی۔ آپؐ نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا۔ اے انصار میں نے ایسی بات سنی ہے۔ انصار نے کہا یا رسول اللہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کہی یہ ایک

احمق نوجوان

نے کہی ہے۔ ہم خود اس سے متنفر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے انصار اس بات کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔ اس کا ایک پہلو تو یہ ہو سکتا ہے کہ تم کہو کہ جب مکہ والوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر نکال دیا۔ تو ہم نے آپ کو پناہ دی ہم اس کے لئے لڑے۔ ہم نے ہی لڑ لڑ کر اسے فتح دلائی۔ اور جب فتح ہو گئی تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مال اپنی قوم میں تقسیم کر دیا اور ہم کو محروم کر دیا۔ انصار کی حالت گریہ وزاری اور چیخ و پکار کی وجہ سے ایسی تھی جیسے

قیامت کا شور

ہوتا ہے۔ ان کے سینوں سے گونجیں اٹھ رہی تھیں۔ اور وہ بار بار کہتے تھے یا رسول اللہ ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں۔ صرف ایک نوجوان نے ایسی بات کہہ دی ہے۔ ہم اس سے متنفر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے انصار ایک پہلو یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھی دعا یہی تھی مگر مکہ والوں نے آپ کی قدر نہ کی۔ اور آپ کو باہر نکال دیا۔ خدا تعالے اپنے رسول کو مدینہ میں لے گیا۔ اور خدا تعالے نے فرشتوں کو بھیج کر اپنے رسول کو فتح دلائی۔ چنانچہ جو کام مدینہ والوں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ خدا نے کیا جب

فتح مکہ

ہوئی تو مکہ والے سمجھتے تھے کہ ہماری بدنامی ہو تو ہوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ہمارا مال ہمیں واپس مل جائے گا۔ خدا تعالے کا رسول مکہ میں واپس آجائے گا۔ مگر خدا تعالے نے یہ پسند نہ کیا۔ کہ مدینہ والوں کو اس نعمت سے محروم کر دے آخر لڑائی کے بعد مکہ والے تو اونٹ ہانک کر اپنے گھروں کو لے گئے۔ اور مدینہ والے خدا تعالے کے رسول کو اپنے ساتھ لے گئے۔ فرمایا اے انصار! تم یوں بھی کہہ سکتے تھے انصار نے پھر کہا یا رسول اللہ ہم نے ایسا نہیں کہا کسی نوجوان نے ایسا کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری قربانیوں کی قدر کرتا ہوں۔ مگر جو بات مجھ سے نکل جاتی ہے وہ واپس نہیں لی جا سکتی تمہیں اس دنیا میں اب بادشاہت نہیں ملے گی۔ تم کوثر پر ہی آکر اپنا انعام مجھ سے لینا۔ آج اس بات پر ۱۳۰۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر انصار میں سے کوئی بھی بادشاہ نہیں ہوا

مغل بادشاہ

ہوئے۔ پٹھان بادشاہ ہوئے۔ مگر جن لوگوں کے خون سے اسلام کو قائم کیا گیا تھا انہیں دنیا میں بادشاہت نہیں ملی۔ پس حقیقت یہی ہے کہ اپنوں کی غلطی کی وجہ سے کوئی روک آتی ہے تو آتی ہے۔ دشمن کے ہاتھوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر ایک

خاص تبدیلی

پیدا کریں۔ اور سچے احمدی بننے کی کوشش کریں دشمن کے دل میں جو کینہ بیٹھا ہوا ہے وہ تو کھاد کا کام دیتا ہے اور احمدیت کو ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی تکلیف پہنچے گی۔ تمہارے اپنے

نفس کی کمزوری

کی وجہ سے پہنچے گی۔ پس تم اپنے آپ کو تیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ وہ تمہیں ایسی غفلتوں سے بچائے۔ تاتم خدا تعالے کے فضلوں کے جو تمہارے لئے مقدر ہو چکے ہیں وارث بن جاؤ۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل نہیں ٹل سکتے۔ تم کوشش کرو کہ تم ان فضلوں کے وارث بن جاؤ۔ اور اسلام کی فتوحات جو احمدیت کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والی ہیں اُن میں تمہارا بھی حصہ ہو۔ اور بڑا حصہ ہو۔ آمین

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔

اعلان بابت تفسیر کبیر

I۔ احباب جماعت اور دفتر کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تفسیر کبیر ۳۰-۲۰-۷۰ کسی دوست کو بھی نہ بھجوائی جائے گی۔ لہذا جن دوستوں کو تفسیر کبیر کی ضرورت ہو۔ وہ رقم پیشگی ۸/۱۵ روپیہ ہدیہ تفسیر کبیر اور ۱۰/۱ روپیہ محصولڈاک فی نسخہ) دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں جمع کرا دیں۔

II جن دوستوں نے ابھی تک صرف ۱۴/ ۵ روپیہ کی رقم جمع کروائی ہے۔ وہ جلد از جلد ۱۰/۱ روپیہ محصولڈاک بھی بھجوا دیں۔ تاوقتیکہ محصولڈاک دفتر میں نہ آوے کتاب روانہ نہیں کی جائے گی۔

III تفسیر کبیر کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت اپنے کوپن نمبر اور تاریخ ضرور مطلع فرمایا کریں۔ اگر باوجود کوشش کے کوپن نمبر نہ مل سکے۔ تو کم از کم رقم جمع کروانے کی اندازاً تاریخ لکھ دیا کریں۔

IV اس وقت قابل فروخت صرف جلد اول جزو اول یعنی سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کے ۱۶ رکوع تک کی تفسیر ہے۔ اور اس کا ہدیہ ۱۴/ ۵ روپیہ ہے۔ اور اگر تفسیر کبیر بذریعہ ڈاک منگوانی ہو۔ تو محصولڈاک ۱۰/۱ اسے ہے۔

V غیر مجلد تفسیر کبیر کا کوئی نسخہ قابل فروخت نہیں ہے۔

VI جن دوستوں نے ۱۴/ ۵ روپیہ اس خیال سے جمع کروائے ہیں۔ کہ وہ خود دفتر سے کتاب حاصل کریں گے۔ وہ دوست جلد از جلد خود یا کسی دوست کے ذریعہ اپنی کتاب اپنی تحریر دے کر منگوا لیں۔

نوٹ:۔ انفرادی استفسارات کا جواب بھی اس اعلان کے ذریعہ دیا جا رہا ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ۔ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ۔ ضلع جھنگ)

ولادت

مولوی عبد العزیز صاحب دیہاتی مبلغ مدرسہ وقف زندگی کو چودہ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین نے امۃ الناصر نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر۔ نیک۔ اور خادمہ سلسلہ بنائے۔ (غلام باری سیف۔ واقف زندگی)

فلسطین کی قسمت کا فیصلہ طاقت کے بل بوتہ پر نہیں کیا جا سکتا

لبنان کے وزیر اعظم کی تقریر

پیرس ۲۲ اکتوبر: کل لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح نے پیرس کی اینگلو امریکن ایسوسی ایشن کو مخاطب کرتے ہوئے برطانیہ سے اپیل کی کہ وہ عراق اور مصر کے ساتھ معاملات کو اس طریق پر طے کرنے کی کوشش کرے۔ جس طرح دو آزاد و خود مختار ریاستوں کے درمیان امور طے کئے جاتے ہیں۔ اگر برطانیہ اپنی موجودہ روش بدل لے تو پھر باہمی تعلقات پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ امریکہ اور عربوں کے درمیان مسئلہ فلسطین کے سوا اور کوئی جھگڑا نہیں۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نہ امریکہ اور نہ تمام اقوام متحدہ فلسطین کی قسمت کا فیصلہ عربوں کی مرضی کے خلاف طاقت کے بل بوتہ پر کبھی نہیں کر سکتیں اگر فلسطین کا مسئلہ حق و انصاف کی رو سے طے ہو جائے۔ تو پھر مشرق وسطی اور برطانیہ اور امریکہ کے درمیان دوستی کے نئے دور کا آغاز ہو سکتا ہے۔ (استقلال)

وزراءِ اعظم کی کانفرنس آخری مرحلہ پر پہنچ گئی!

بعض دفاعی اقدامات کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

لندن ۲۲ اکتوبر:- دولت مشترکہ کی کانفرنس اپنے پروگرام کے مطابق بظاہر آخری مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ خطرۂ جنگ کے پیش نظر مسلح فوجوں کے قیام کی ضرورت پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر ملک کمیونسٹوں سے مقابلہ کے لئے حسب ضرورت مسلح ہونے کے سلسلے میں اپنے حصہ کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دولت مشترکہ کے دفاعی اقدامات کے متعلق عنقریب کوئی اعلان کیا جائے گا۔ پتہ چلا ہے۔ کہ بعض آئینی مسائل جو بہت سی ڈومینینوں کو پریشان کئے ہوئے ہیں مکمل نشستوں میں زیر بحث نہیں لائے گئے۔ چنانچہ آئندہ سال ایک اور کانفرنس کے انعقاد کے چرچے ہو رہے ہیں۔ جس میں دولت مشترکہ کی آئندہ صورت کے متعلق خاص طور پر بحث ہو گی۔ (اسٹار)

مالوٹوف کی پیرس میں متوقع آمد

لندن ۲۲ اکتوبر:- "ایوننگ اسٹینڈرڈ" کے خاص نامہ نگار کو نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ ایم مالوٹوف غالباً آئندہ دس روز میں کچھ عرصہ کے لئے [illegible] آنے والے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایم مولوٹوف پیرس میں اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ وزراء خارجہ کی میٹنگ جلد سے جلد طلب کر لی جائے۔ تاکہ تمام فریقوں سے مسائل پر گفت و شنید کی جا سکے لیکن اس قسم کی میٹنگ کا اس وقت تک کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ جب تک دوس برلن کی ناکہ بندی کو اٹھانے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔

مصر کے قائم مقام وزیر خارجہ کی فلسطین کے متعلق گفت و شنید

قاہرہ ۲۲ اکتوبر:- مصر کے قائم مقام وزیر خارجہ نے یو پی کے نمائندے ایم ہیوگو اور امریکہ کے ناظم الامور مسٹر صفرسن اور سوئٹزر لینڈ کے سفیر سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں فلسطین کی حالت پر غور کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ پُر امید ہوں (اسٹار)

مراکش کے متعلق عرب لیگ کو مفصل رپورٹ

قاہرہ ۲۲ اکتوبر:- عرب لیگ کو مراکش کے متعلق ایک نئی اور مفصل رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ امریکہ کے ماہر فوجی اور سیاسی ماہرین مراکش کی جنگی اہمیت کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ یہ خبر عرب لیگ کو مراکش کے لیڈر نے مہیا کی ہے۔ (اسٹار)

لیبیا کے متعلق مصر کو اطلاع

قاہرہ ۲۲ اکتوبر:- طرابلس کی آزادی کمیٹی کے صدر بشیر السعداوی نے مصر کی وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری [illegible]

بیگم لیاقت علی خان وائی۔ ڈبلیو۔ سی۔ اے میں تقریر کریں گی

لندن ۲۲ اکتوبر:- معلوم ہوا ہے کہ وائی۔ ڈبلیو۔ سی۔ اے کے ہیڈ کوارٹر میں جمعہ کے روز شام کو بیگم لیاقت علی خان خواتین کے اجتماع میں پاکستانی عورت کے متعلق تقریر کریں گی۔ (اسٹار)

وہ حسین پاشا کو لیبیا کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کی (اسٹار)

مسٹر منڈل مغربی پنجاب کے پہلے دورے پر

کراچی ۲۲ اکتوبر:- پاکستان کے وزیر قانون اور لیبر مسٹر جوگندر ناتھ منڈل اگلے جمعرات کے روز مغربی پنجاب کے پہلے دورے پر روانہ ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس دورے کے سلسلے میں قریباً ۱۵ روز تک کراچی سے باہر رہیں گے۔ آپ ۸ تاریخ کو پاکستان میل کے ذریعہ روانہ ہوں گے۔ اور سب سے پہلے راولپنڈی کا دورہ کریں گے۔ اس کے بعد وہ ٹیکسلا جائیں گے اور اس کے بعد کھوڑ کے تیل کے کنوؤں اور واہ کے سیمنٹ کے کارخانے کا معائنہ کریں گے۔ بعد ازاں وہ کھیوڑہ کی نمک کی کانوں اور سوڈا بنانے کے کارخانوں میں بھی تشریف لے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر منڈل ڈنڈوت کی کوئلے کی کانوں اور میانوالی ضلع میں ناڑی اندس کے صنعتی کارخانوں کو بھی دیکھیں گے۔ واپسی پر وہ لائلپور کے کارخانوں اور لاہور میں مغلپورہ کے ریلوے ورکشاپ نوکری دلانے والے دفتروں اور صنعتی تربیت گاہوں میں جائیں گے سیالکوٹ اور سیالکوٹ کے قیام کے دوران میں وہ لیبر اور اہم کے نمائندوں سے بھی ملاقات کریں گے۔

آپ کے اس دورے کا خاص مقصد یہ ہے۔ کہ مقامات کے مزدوروں کے مسائل کا جائزہ لیں۔ اور موقع پر معلومات حاصل کریں۔ (اسٹار)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷۔ ایس/ ۶۶۲/ ۳۲۶ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKE	برائے ۳۲۵۰ من دال مونگ یا مونگ ثابت
۲۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷۔ ایس/ ۶۶۲/ ۳۲۷ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKF	برائے ۳۲۵۰ من دال ماش یا ماش ثابت
۳۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷۔ ایس/ ۶۶۲/ ۳۲۸ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKG	برائے ۳۹۰۰ من کابلی چنا

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ان اسٹیشنوں پر جن کی صراحت ٹنڈر فارم میں کر دی گئی ہے۔ ۳۲۵۰ من دال مونگ یا مونگ ثابت۔ ۳۲۵۰ من دال ماش یا ماش ثابت اور ۳۹۰۰ من کابلی چنے مہیا کرنے کے لئے کھلے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ کوئی شخص بھی جو دال کا کاروبار کرتا ہو ٹنڈر بھیج سکتا ہے۔

ٹنڈر فارم ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک) نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے ۲۸ اکتوبر ۴۷ء کو یا اس کے بعد کسی کام کے دن دوپہر کے ایک بجے سے تین بجے کے درمیان اور جمعہ کو صبح کے گیارہ بجے سے بارہ بجے کے درمیان ایک روپیہ میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بیرونجات کے لئے فارم کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہو گی۔

ٹنڈر فارم بذریعہ وی پی بھیجنے کی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ فارم صرف منی آرڈر کے ذریعہ نقد روپیہ وصول ہونے پر دیا جا سکتا ہے۔

سربمہر ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ٹنڈر بکس میں ڈال دیئے جائیں اور نمونے ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک) این۔ ڈبلیو۔ آر۔ امپریس روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچا دیئے جائیں۔ آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۴۷ء ہے یہ ٹنڈر اگلے کام کے دن ۱۱ بجے صبح کھولے جائیں گے۔ اس موقعہ پر ٹنڈر دہندگان اگر چاہیں تو حاضر رہ سکتے ہیں۔

برائے جنرل منیجر (خوراک)

صدر حکومت آزاد کشمیر لاہور تشریف لا رہے ہیں

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ یوم استقلال آزاد کشمیر منانے کے سلسلہ میں سردار ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ لاہور تشریف لا رہے ہیں لاہور کے مسلمانوں کو خصوصاً ان نوجوانوں کو جنہیں جنگ آزادی کشمیر سے ذاتی اُنس ہے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۸ء بوقت ۴ بجے بادامی باغ ریلوے سٹیشن پر پہنچ جانا چاہیئے تاکہ سردار صاحب کے شایان شان استقبال کیا جا سکے سردار صاحب کے پہنچنے پر پاکستان اور آزاد کشمیر کے جھنڈوں کے لہرانے اور سلامی کی رسم بھی ادا کی جائیگی (جنرل سیکرٹری انجمن مہاجرین جموں و کشمیر لاہور)

مالوٹوف کی پیرس میں متوقع آمد

لندن ۲۲ر اکتوبر "ایوننگ اسٹینڈرڈ" کے خاص نامہ نگار کو نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ ایم مالوٹوف غالباً آئندہ دس روز میں کچھ عرصہ کے لئے پیرس آنیوالے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مالوٹوف پیرس میں اس بات کی کوشش کریں گے کہ وزراء خارجہ کی میٹنگ جلد سے جلد کر لی جائے تاکہ تمام جرمنی کے مسائل پر گفت و شنید کیجا سکے لیکن اس قسم کی میٹنگ کا اسوقت تک کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ جب تک روس برلن کی ناکہ بندی اٹھانے کے لئے تیار نہ ہو جائے (اسٹار)

مزدوروں کیلئے شام کی امداد

دمشق ۲۲ر اکتوبر۔ شام کی حکومت نے مزدوروں کی سنڈیکیٹ کو ۱۰ لاکھ شامی پونڈ کی رقم دی ہے۔ اس رقم سے سنڈیکیٹ ایک امداد باہمی کی جماعت بنائے گا۔ اور بہت سی دوکانیں قائم کرے گا۔ جہاں سے مزدور اپنی ضروریات کا سامان خریدا کریں گے۔

اسکے علاوہ مزید ۱۰ لاکھ شامی پونڈ کا قرضہ بھی منظور کیا گیا ہے۔ اس قرض سے مزدوروں کے لئے عمدہ مکانات تیار کئے جائیں گے۔

عرب مہاجرین کا مسئلہ اور جمعیت اقوام متحدہ امریکہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے احتراز کر رہا ہے

پیرس ۲۲ر اکتوبر۔ عرب مندوب اقوام متحدہ کے ادارے کو عرب مہاجرین کے مسئلہ کی طرف مبذول کرانے پر زور دے رہے ہیں۔ اور برطانیہ عربوں کی حمایت کر رہا ہے اگرچہ یہاں کے بہت سے دیگر مندوب اس مسئلہ پر غور کئے جانے سے متفق ہیں تاہم بہت سے ایسے مندوب بھی ہیں جو چاہتے ہیں کہ انہیں رپورٹ پر سوچنے کا وقت دیا جائے یہ رپورٹ کل عرب مہاجرین کے متعلق شائع کی گئی ہے۔ عرب اور برطانیہ کے مندوب یہ چاہتے ہیں۔ کہ فلسطین کے عرب مہاجرین کے متعلق مکمل مباحثہ کیا جائے اور یہ مباحثہ بھی جلد از جلد کیا جائے خاص طور پر اسلئے کہ ان کی حالت بہت نازک ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ علیحدہ علیحدہ دوسرے ممالک کو مہاجرین کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے آمادہ کرنے میں کامیاب ہو جائیگا برطانیہ یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ کس حد تک بین الاقوامی فنڈ اس مقصد کیلئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کل امریکی مندوبوں نے اپنی روزانہ میٹنگ کے دوران میں تمام عرب مہاجرین کے مسائل پر غور کیا۔ لیکن دو ہفتے کے بعد ان کے ملک میں صدارتی انتخابات شروع ہو جائینگے اسلئے کانگرلیس کی طرف سے کسی قسم کا اقدام فی الحال مشکل ہے۔

آجکل سوشل اور اقتصادی کمیٹی انسانیت کے حقوق کے متعلق غور کر رہی ہے برطانیہ اور عرب چاہتے ہیں۔ کہ اس کمیٹی کے سامنے مہاجرین کا مسئلہ جلد از جلد پیش کر دیا جائے لیکن امریکی اس مسئلے پر فی الحال گفت و شنید کرنے سے احتراز کر رہے ہیں۔ غیر سرکاری طور پر امریکہ نے فلسطین کے مہاجرین کے لئے دس لاکھ ڈالر کی امداد دی ہے (اسٹار)

برطانیہ سے پاکستان آنے والی مشینوں کی تعداد میں اضافہ

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ گذشتہ نو ماہ میں برطانیہ نے جو مشینیں پاکستان اور ہندوستان کو روانہ کی ہیں۔ ان کی قیمت میں پچھلے سال کے متوازی عرصے کی نسبت ساٹھ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ دیگر سامان کی برآمدات مشینوں میں کافی اچھی رہی۔ (اسٹار)

چین کے لئے مزید امریکی امداد کے امکانات

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے۔ امریکہ کا اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ [illegible] کے پیش نظر چین کو مزید امریکی امداد دینے کی تجویز کا مسودہ تیار کر رہا ہے۔ اس طرح سے چین کے متعلق امریکی پالیسی میں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ اور جارج مارشل کی بجائے مسٹر جان فاسٹر ڈلس سکرٹری آف اسٹیٹ مقرر کئے جائینگے۔

مارشل کی پالیسی میں یورپ کی امداد کو اول درجہ دیا گیا ہے اور چین کی تھوڑی سی امداد کر کے یہ یقین کر لیا گیا ہے کہ وہ اپنی مدد خود آپ کرے گا۔

لندن میں اسبات پر شبہ کیا جا رہا ہے کہ امریکہ کی مزید امداد سے چین کو پہلے کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے گا یا نہیں۔ کیونکہ اب چن چاؤ اور چانگ چن پر اشتراکیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ یہ مقامات شمال چین کے مرکز کہلاتے ہیں۔

اخبار "اسکاٹس مین" رقمطراز ہے۔ اشتراکی اگر اسی طرح کامیاب ہوتے گئے۔ تو انکی طاقت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور حالات ان کے زیادہ سے زیادہ موافق ہوتے چلے جائینگے (اسٹار)

قائد اعظم کی رسم چہلم

(از صفحہ اول)

کی گئی۔ آزاد قبائل کے ملکوں نے پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا عہد کیا۔

مشرقی پاکستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں بھی ہر جگہ چہلم کی رسم ادا کی گئی۔ وکٹوریہ پارک ڈھاکہ میں مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی بنگال کی صدارت میں ایک جلسہ بھی ہوا۔ جسمیں وزراء نے تقریریں کیں۔

لیاقت علیخاں کی لندن میں مصروفیات

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خاں اور بیگم لیاقت علیخاں اسلامی تمدنی مرکز لندن میں ہندوستان۔ پاکستان سوسائٹی کے اعزازی مہمان ہوں گے۔ پاکستان ہائی کمشنر سر ابراہیم رحمت اللہ اس موقعہ پر لیاقت علی خاں کا خیر مقدم کریں گے (اسٹار)

قاہرہ میں ہوائی الارم

قاہرہ ۲۲ر اکتوبر ۲۸ گھنٹے کے ہوائی حملوں کے درمیان گذشتہ شب دو مرتبہ قاہرہ میں فضائی الارم کی آواز سنی گئی۔ الارم نصف گھنٹہ سے زیادہ دیر تک جاری رہا۔ لیکن تحقیقات کیبعد معلوم ہوا۔ کہ دار الخلافہ پہنچنے والے طیارے دوست ملکوں کے ہیں اور الارم سے پہلے پہنچ گئے ہیں۔ (اسٹار)

عراقی کابینہ میں تبدیلی کے امکانات

بغداد ۲۲ر اکتوبر۔ عنقریب عراقی کابینہ میں تبدیلی کی جانیوالی ہے۔ اس تبدیلی کے وقت بہت سے خالی عہدے پُر کئے جائینگے۔ وزیر اعظم کے پاس آجکل امور داخلہ کا محکمہ ہے وہ یہ محکمہ کسی نئے وزیر کے سپرد کریں گے۔ (اسٹار)

فلسطین کی عرب حکومت قاہرہ منتقل ہو گئی

عمان۔ ۲۲ر اکتوبر۔ جنوبی نجف کے علاقے میں یہودیوں کی بکتر بند گاڑیوں کے حملے کی وجہ سے فلسطین کی عبوری عرب حکومت قاہرہ منتقل ہو گئی ہے یہاں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ یہودی غزا بائیٹانی سڑک پر برابر حملہ کر رہے ہیں۔ نیز ہوائی سرگرمی بھی جاری ہے (اسٹار)

چیانگ کائی شک نے مانچوریا خالی کرنیکا فیصلہ کر لیا

پیکنگ ۲۲ر اکتوبر چیانگ کائی شک نے مانچوریا سے اپنی فوجیں واپس ہٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ اب اپنی فوجوں کو دیوار چین کے پیچھے ہٹا لیں گے وہ خود اسکام کی نگرانی کرنے کیلئے پکنگ آ گئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مانچوریا کے دار الخلافہ چنگ چون پر اشتراکیوں کے مکمل قبضہ کیوجہ سے تمام رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ چینی فوج کے ہوائی جہاز شہر پر بمباری کر رہے ہیں۔ چینی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جب اشتراکیوں نے چنگ چون کے شہر پر قبضہ کیا تو انہوں نے تین چینی جرنیلوں کو قیدی بنا لیا۔ امریکی کونسل نے امریکی معززین کو پیکنگ میں مدعو کیا اور ان کو بتایا کہ اگر وہ واپس جانا چاہتے ہوں تو اپنا بھاری سامان جہازوں کے ذریعے روانہ کرنا شروع کر دیں۔ (اسٹار)